تنقید و تبصرہ

تاریخ تدوین حدیث مرتبہ مولانا ہدایت اللہ صاحب استاذ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ۔
سائز کتابی صفحات ۶۴ قیمت بے جلد -/۸/۱ کتابت طباعت گوارا۔ کاغذ اچھا۔
ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری

انکار حدیث کا فتنہ اسلام کے لئے نیا نہیں بلکہ یوں کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اسلام پروان ہی فتنوں کے غول میں چڑھا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے فوراً بعد فتنہ ارتداد سے مسلمانوں کو دوچار ہونا پڑا۔ پھر مدعیانِ نبوت کے فتنے، خوارج، شیعہ، جہمیہ، وغیرہ۔ اہل بدعت کے فتنہ ہائے ظلمات بعضہا فوق بعض وھلم جرا۔

ہمارے اس برصغیر میں فتنوں کا سرچشمہ بڑی حد تک سید احمد خاں علی گڈھی ہیں چنانچہ اس فتنہ کا شجرہ نسب بھی یہی ہے کہ سید احمد خاں نے انگریز کی تربیت میں اس کا بیج بویا جسے چکڑالے کے عبداللہ نامی ایک شخص نے اپنی نفسانی شہوات سے اسے سینچا۔ امرتسر کی احمد الدین پارٹی نے اسے بانس پر چڑھانے کی سرتوڑ کوشش کی اور اب یہ حال ہے کہ پرویزی فرقہ اور ثقافتی پارٹی اس "تین شاخوں والے" شجرہ خبیثہ، کے سائے کے نیچے سودائے خام میں مبتلا ہیں۔ لاظلیل ولا یغنی من اللھب!

اللہ کا شکر ہے کہ جوں جوں یہ فتنہ پاؤں پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسی نسبت سے اہل حق کو بھی اس کی سرکوبی کرنے اور اس کے مغالطات کے چاک کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

زیر تبصرہ کتابچہ بھی اس سلسلے کی ایک مفید علمی کڑی ہے۔ جو دراصل ان چند مقالات کا مجموعہ ہے جنہیں فاضل مرتب نے مختلف جرائد الاعتصام وغیرہ میں شائع کرایا تھا ان مقالات میں فاضل مؤلف نے ——— جیسا کہ اس کے عنوان سے ظاہر ہے اس مشہور مغالطہ کو رفع کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ کہ "حدیثیں" دو سو سال عہد نبوی

کے بعد معرضِ وجود میں آئیں۔

بحمد اللہ یہ مختصر لیکن پرمغز کتابچہ اپنے موضوع پر کامیاب ہے۔ جو محنت و کاوش سے لکھا گیا ہے۔ صحیح مستندات کی طرف رجوع اور ہر بات با حوالہ پیش کی گئی ہے۔ جو قابلِ داد ہے۔ عنوانات پر نظر ڈالنے سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ کتاب کن معلومات سے بھرپور ہے۔ مثلاً فتنہ انکارِ حدیث کی سرگذشت، فنِ کتابت اور عربوں کے حافظے ضرورتِ حدیث اور اس کی اہمیت، روایت میں حزم و احتیاط، مجالس مذاکرہ حدیث، حدیث کی تلاش و جستجو کا شوق۔ تدوین حدیث کے متعلق دشمنانِ اسلام کا اقرار وغیرہ یہ عنوانات ۶۰ صفحات تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد فنِ حدیث میں صحابہ کرام، تابعین اور آئمہ نے جو جو مساعی کیں ان کا مختصر تذکرہ ہے۔

ابتداء میں شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ العالی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہل حدیث مغربی پاکستان کا ـــ یوں کہنا چاہیئے کہ ایک فاضلانہ مقدمہ ہے۔ جس میں اس فتنہ پر تحقیقی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مولانا کے یہ ارشادات بجائے خود نہ صرف قابلِ مطالعہ ہیں بلکہ بصارت و بصیرت افروز بھی ہیں۔

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

غرض جہاں تک مضامین کا تعلق ہے، بہت محنت کی گئی ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر فاضل مؤلف ان مقالات کو جمع کرتے وقت ان پر نظرِ ثانی کر لیتے، کیوں کہ اب ترتیب کچھ ایسی متوازن نہیں رہی۔ مثال کے طور پر اصحابِ صحاح کا ذکر بسلسلہ تدوین ص ۶۹ ص ۶۶ پر ہے۔ تو ابن جریج کا ص ۱۲۱ پر، اس طرح صحابہ و تابعین کا ذکر بھی مختلف مقامات پر آیا ہے ـــ پھر معلوم نہیں "اقبال کامل" کی عبارت ص ۱۳۰ پر کیوں لائی گئی۔ ایک اخبار کے نوٹ درمیان میں لانے کی ضرورت سمجھ میں نہیں آتی۔ خدا کرے یہ مفید کتاب جلد شائقین و ضرورتمند